’تقوی‘ کا مفہوم

ڈاکٹر تنویر حسین

'تقویٰ' کے لُغوی معانی

'تقویٰ' عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ و-ق-ی ہے۔ اِس مادہ سے فَعَلَ کے وزن پر فعل ماضی وَقَیٰ، اور متعلقہ فعل مضارع یَقِیْ، اِسم وِقَایَه، اور وَقْیاً ہے جس کے درج ذیل معانی ہیں:

۱۔ اُس نے (اِسے) بچایا، محفوظ رکھا، مدافعت کی (کسی مُضر، نُقصان دہ یا تکلیف دہ چیز سے؛ بُرائی، اذیت، سزا یا عذاب سے؛ خراب ہونے سے، وغیرہ)؛ اُس نے (اِسکی) نگہبانی یا نگہداشت کی۔ (وَقَاھُمُ اللّٰہُ۔ اللہ نے اُنہیں بچایا)۔

He guarded, safeguarded, shielded, sheltered, saved, preserved, protected, or defended (it); He took good care (of it)

۲۔ اُس نے (معاملہ) درست کیا۔ (جیسے وَقَی الْاَمْرَ)

He set (the matter) right

واقٍ کے معانی ہیں 'بچانے والا، محافظ' (defender, protector)۔ (الرعد ۱۳:۳۴)

مادہ و-ق-ی سے باب اِفْتِعال کے وزن پر فعل ماضی اِتَّقَیٰ اور متعلقہ فعل مضارع یَتَّقِیْ، اور اسم اِتِّقَاء ہے۔ جس کے معنی درج ذیل ہیں:

۱۔ اُس نے (اپنے آپ کو) بچانے کا اہتمام کیا۔ اُس نے (اپنی) حفاظت کا اہتمام کیا۔ اُس نے اپنی مدافعت کی۔ اُس نے اپنی نگہبانی و نگہداشت کی۔ اُس نے (کسی کو) اپنا نگہبان بنالیا۔ اُس نے احتیاط کی۔ اُس نے محتاط رویہ اپنایا۔ وہ محتاط رہا۔ اُس نے پرہیز کیا۔ اُس نے اپنی حفاظت کے لئے قوانین کی پاسداری کی۔

He guarded, shielded or protected (himself) exceedingly from (evil, danger, fire, etc.); He took (someone) as a savior or protector or guardian; He was wary, cautious, or on guard.

۲۔ اُس نے درُست رویہ اپنایا۔ اُس نے درُست یا ٹھیک کام یا معاملہ کیا۔ وہ راست باز بنا رہا۔ اُس نے تقویٰ اختیار کیا۔

He did the right thing; He was righteous; He acted with integrity; He acted in an upright manner;

لفظ تقویٰ کی بنیادی طور پر دو پہلو ہیں:

ا۔پرہیز گاری، بُرائیوں سے بچنا۔ممنوعات سے اجتناب کرنا۔بُرے کاموں سے بچنا۔حدودو قوانین کی پاسداری۔محتاط رویہ اپنانا۔حفاظت یا بچاؤ۔غلط روشِ زندگی کے تباہ کُن نتائج سے بچنا۔خار دار راستوں سے محتاط ہو کر گزر جانا۔

Guarding against evil, bad or forbidden deeds; Being careful and cautious; Acting like the one who walks through the thorny bushes very carefully; Preservation; Guarding against bad consequences of evil deeds.

۲۔ صحیح کام کرنا،درُست رویہ اپنانا،راست بازی، نیکوکاری

Doing the right things; Uprightness; Righteousness; Integrity;

و۔ق۔ی مادہ سے بننے والے چند عربی الفاظ کی مثالیں درج ذیل ہیں:

ا۔وقایه(کسی چیز کو خراب ہونے سے بچانے والی چیز)

۲۔الوقایۃُالمدنیه (شہری دفاع)

۳۔الواقی من النار(آگ سے بچانے والا)

۴۔الواقی من المآ(پانی سے بچانے والا)

۵۔الطب الوقائی(بیماری لگنے سے بچانے والی دوائی)

۵۔اِتّقٰی من المطر (اُس نے خود کو بارش سے بچایا)

قرآن میں (وَقَیٰ) اور اُس سے متعلقہ الفاظ کی چند مثالیں

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ (البقرہ ۲:۲۰۱)

فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا ۖ
پھر بچا لیا اُسے اللہ نے اُن لوگوں کی برائیوں سے جن کی وہ تدبیر کر رہے تھے۔ (غافر ۴۰:۴۵)

فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ
پس بچا لیا اُنہیں اللہ نے اس دن کے شر سے۔ (الاِنسان ۷۶:۱۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا
اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے۔ التحریم ۶۶:۶)

وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ
اور اس نے تمہارے لئے (کچھ) ایسے لباس بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور (کچھ) ایسے لباس جو تمہیں شدید جنگ میں (دشمن کے وار سے) بچاتے ہیں۔ (النحل ۱۶:۸۱)

تقویٰ بمعنی 'اپنے لیے حفاظت یا بچنے کا اہتمام کرنا'

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ
اور اس آگ سے بچنے کا اہتمام کرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔(آلِ عمران ۳:۱۳۱)

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً
اور اس فتنہ سے بچنے کا اہتمام کرو جو خاص طور پر صرف ان لوگوں ہی کو نہیں پہنچے گا جو تم میں سے ظالم ہیں۔(انفال ۸:۲۵)

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ
وہ کتاب جس میں کوئی شک وشبہ نہیں، اُن لوگوں کے لئے ہدایت ہے جو محتاط رویہ اپناتے ہوئے سفر زندگی کی خاردار گھاٹیوں سے بحفاظت منزلِ حیات پر پہنچنا چاہتے ہیں۔(البقرہ ۲:۲)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
اے لوگو! اپنے رب کی عبادت (بندگی و تابع فرمانی) کرو جس نے تمھیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو (بھی) جو تم سے پیشتر تھے تاکہ تم سفر زندگی کی خاردار گھاٹیوں سے بحفاظت، منزلِ حیات پر پہنچ جاؤ۔(البقرہ ۲:۲۱)

تقویٰ کا لفظ، لڑائی یا جنگ کے موقع پر اپنا بچاؤ یا دفاع کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، اس کے مادہ و۔ق۔ی میں دفاع کا مفہوم بھی ہوتا ہے جیسے الوقايةُ المدنيه (شہری دفاع)۔ اسی طرح صبر کا ایک معنیٰ ڈٹے رہنا بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ جنگِ بدر کے موقع پر آنے والی ذیل میں دی گئی آیت میں اللہ نے فرمایا:

بَلَىٰ ۚ إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ

بے شک، اگر تم ڈٹے رہو اور اپنا بھرپور دفاع کرو تو جس آن دشمن تمہارے اوپر چڑھ کر آئیں گے اُسی آن تمہارا رب پانچ ہزار صاحبِ نشان ملائکہ سے تمہاری مدد کرے گا۔(آلِ عمران ۳:۱۲۵)

اللہ نے معاشرے میں ناحق قتل وخُون کے سلسلہ میں قصاص کا قانون دیا ہے۔ تاکہ اس پر عمل کے نتیجہ میں آئندہ کے لئے معاشرے کے لوگوں کی زندگیوں کو تحفظ مِل سکے۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

اور تمہارے لئے قِصاص میں زندگی ہے اے صاحبانِ عقل وبصیرت! تاکہ تم محفوظ ہو جاؤ۔(البقرہ ۲:۱۷۹)

تقویٰ بمعنی 'راست بازی ونیک وکاری'

(righteousness; doing the right things)

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ
اور جو شخص سچ لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ ہی تو متقی ہیں۔(الزمر ۳۹:۳۳)

لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۖ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ
نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں پر، مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے، صلاۃ قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو اُسے وفا کریں، اور تنگی و مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کریں یہ ہیں جو (اپنے نیکی کے دعوی میں) سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں

تقویٰ بمقابلہ عُدوان

قران مجید میں ایک جگہ 'تقویٰ' کا لفظ 'عُدْوَان' کے مقابلہ میں آیا ہے۔ 'عُدْوَان' کا لفظ 'حدود یا احکام و قوانین سے تجاوز کرنے' کے معانی میں استعمال ہوتا ہے، چنانچہ تقویٰ کا ایک معنی 'حدود یا احکام و قوانین کی پاسداری کرنا' یا 'ان کی خلاف ورزی سے بچنے کا اہتمام کرنا' بھی ہے۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَا تَّقُوا اللَّهَ
اور آپس میں برّ اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کرو۔ اور اِثم اور عُدوان میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔ اور اللہ کے احکام و قوانین کی پاسداری کرو (یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچو، اسکے احکام و قوانین کی خلاف ورزی سے بچنے کا اہتمام کرو۔ اس کے احکام و قوانین کی خلاف ورزی سے ہونے والے نقصانات سے بچنے کا اہتمام کرو)۔ (المائدہ۵:۲)

'وَا تَّقُوا اللَّهَ' ایک بڑی جامع اصطلاح ہے اس کے معانی میں 'اللہ کے احکام و قوانین کی پاسداری کرنا، اس کی نافرمانی سے بچنا، اسکے احکام و قوانین کی خلاف ورزی سے بچنے کا اہتمام کرنا اور اس کے احکام و قوانین کی خلاف ورزی سے دنیا و آخرت میں ہونے والے نقصانات سے بچنے کا اہتمام کرنا' سبھی شامل ہے۔

وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ
اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (سب) اسی کا ہے اور (سب کے لئے) اسی کی فرمانبرداری واجب ہے۔ تو کیا تم اللہ کے سوا کسی اور کے احکام و قوانین کی پاسداری کروگے۔ (النحل ۱۶:۵۲)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے فرض کر دیے گئے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو جائے، (البقرہ۲:۱۸۳)

یعنی رمضان کے مہینے کے دنوں میں اللہ کی طرف سے روزہ میں عائد کردہ پابندیوں کی مہینہ بھر مشق سے، اور رمضان کی راتوں میں قرآن میں دیے گئے اللہ کے احکام و قوانین کی تلاوت و تدبر سے تم میں اللہ کے احکام و قوانین کی پاسداری کی صفت پیدا ہو جائے۔

تقویٰ بمقابلہ فُجور

قرآن مجید میں 'تقوی' کا لفظ 'فُجُور' کے مقابلہ میں بھی آیا ہے۔ 'فُجُور' کا لفظ 'نفس، خودی یا کردار کی خرابی و پراگندگی یا بگاڑ یا بد کرداری یا بد فعلی' (disintegration, decay, corruption, immorality) کے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے، چنانچہ تقوی کا ایک معنی 'نفس یا خودی کی حفاظت، سالمیت، نگہداشت یا راست بازی یا پارسائی (preservation, integrity, uprightness, incorruptibility) بھی ہے۔ اللہ نے انسانی نفس میں تقویٰ اور فجور، دونوں ممکنات رکھ دیے ہیں۔ مگر ہدایت کی ہے کہ انسان تقویٰ اور تزکیہ کی راہ اپنائے۔

فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا . قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا
پھر اُس نے اس (نفس) میں اس کا فُجور اور تقوی الہام کر دیا۔ یقیناً وہ فلاح پا گیا جس نے اس (نفس) کا تزکیہ (و نشو و نما) کی۔ (الشمس ۹۲:۸-۹)

أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ
کیا متقیوں کو ہم فاجروں جیسا کر دیں؟ (ص ۳۸:۲۸)

مُتَّقین بمقابلہ غاوین

قران مجید میں 'مُتّقین' کا لفظ 'غاوین' کے مقابلہ میں بھی آیا ہے۔ ' غاوین' وہ لوگ ہوتے ہیں 'جو صحیح روشِ زندگی سے ہٹ کر اپنی زندگی کو تباہ و برباد کرلیں' ۔ چنانچہ 'مُتّقین' وہ لوگ ہیں 'جو اللہ کے بتائے ہوئے صحیح رستے پر چلتے ہوئے اپنے نفس یا خودی کی حفاظت و نگہداشت کریں اور اپنی دنیا و آخرت سنوار لیں'۔

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ، وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ
اور جنت مُتقین کے قریب لائی جائے گی، اور دوزخ غاوین کے سامنے کھول دی جائے گی۔(الشعراء۲۶:۹۰۔۹۱)

اُوپر دی گئی مثالوں سے واضح ہے کہ تقوی ایک جامع اصطلاح ہے جس کے مختلف معانی ہیں۔ سیاق و سباق کی روشنی میں قرآن کی مختلف آیات میں تقوی کے موزوں ترین مفہوم کا تعین کیا جاسکتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ
لوگو، ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور قبائل بنادیئے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو در حقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ تکریم والا وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ تقوی شعار ہے (الحُجرات۴۹:۱۳)

قرآنِ مجید کی تعلیمات کی روشنی میں جہاں 'تقوی' کا ایک اہم پہلو اللہ کے احکام و قوانین کی خلاف ورزی اور اس کے تباہ کن نتائج سے بچنے کا اہتمام کرنا ہے، وہاں دُوسرا اہم پہلو اللہ کے بتائے ہوئے سیدھے رستے پر چلتے ہوئے ہمیشہ صحیح کام کرنا، درست رویہ اپنانا اور اعمالِ صالحہ سرانجام دیتے رہنا ہے۔ یعنی اللہ کے احکام و قوانین کی پاسداری کرتے ہوئے غلط طرزِ عمل سے بچنا اور صحیح طرزِ عمل اختیار کرنا۔

تقویٰ یعنی اللہ کے احکام و قوانین کی پاسداری کرتے ہوئے غلط طرزِ عمل سے بچنے اور صحیح طرزِ عمل اختیار کرنے میں ہی انسان کی فلاح ہے۔

قُل لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
فرمادیجئے: خبیث اور طیّب (دونوں) برابر نہیں ہوسکتے۔ اگرچہ تمہیں خبیث (چیزوں یا لوگوں) کی کثرت بھلی لگے۔ پس اے عقلمند لوگو! تم (کثرت و قلت دیکھنے کی بجائے) اللہ کے احکام و قوانین کی پاسداری کرتے ہوئے غلط طرزِ عمل سے بچو اور صحیح طرزِ عمل اختیار کرو۔ تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ (المائدہ ۵:۱۰۰)

إِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ
بیشک سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے۔ (البقرہ ۲:۱۹۷)

اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ
عدل کیا کرو (کہ) وہ تقویٰ سے قریب تر ہے۔ (المائدہ ۵:۸)

يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ
اے بنی آدم، بے شک ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابلِ شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لیے زینت کا ذریعہ بھی ہو، اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، شاید کہ لوگ اس سے سبق لیں۔ (الاعراف ۷:۲۶)

وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ

اور جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔(الحج ۲۲:۳۲)

متقی بننے اور بنے رہنے کی ہدایت قرآن مجید میں ہے جو هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ہے۔ جو اس سے ہدایت پاتا ہے اللہ اسے مقامِ تقویٰ سے سرفراز کرتا ہے۔

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

وہ کتاب جس میں کوئی شک وشبہ نہیں، اُن لوگوں کے لئے ہدایت ہے جو محتاط رویہ اپناتے ہوئے سفر زندگی کی خاردار گھاٹیوں سے بحفاظت منزلِ حیات پر پہنچنا چاہتے ہیں۔(البقرہ ۲:۲)

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ

اور جن لوگوں نے ہدایت پالی ہے، اللہ ان کی ہدایت کو اور زیادہ فرمادیتا ہے اور انہیں ان کے مقامِ تقویٰ سے سرفراز فرماتا ہے، (محمد ۴۷:۱۷)

قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ

ایسا قرآن جو عربی زبان میں ہے، جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں ہے، تاکہ یہ راست باز بن جائیں اور سفر زندگی کی خاردار گھاٹیوں سے بحفاظت منزلِ حیات پر پہنچ جائیں۔(الزمر ۳۹:۲۸)